جملہ حقوق محفوظ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

تعلیمُ الاسلام

عکسی

چوتھا حصّہ

مؤلّفہ

حضرت علّامہ مفتی اعظم محمّد کفایتُ اللہ رحمتہ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دہلی۶

KUTUB KHANA AZIZIA
JAMA MASJID DELHI-6
Tel:- 23266422 Fax, 91-11-23266067

Rs. 16/-

فہرست مضامین تعلیم الاسلام چوتھا حصّہ (۴)

مضمون	صفحہ
پہلا شعبہ اسلامی عقائد	۱
توحید	۱
خدا تعالیٰ کی صفات	۳
خدا تعالیٰ کی کتابیں	۶
قرآن مجید کے محفوظ رہنے کی دلیلیں	۹
رسالت	۱۱
حضور پیغمبرِ خدا صلعم کے ساتھ عقیدے	۱۳
ایمان اور اعمال صالحہ کا بیان	۱۶
معصیت اور گناہ کا بیان	۱۸
کفر اور شرک کا بیان	۱۹
شرک فی الصفات کی قسمیں	۲۰
بدعت کا بیان	۲۲
باقی گناہوں کا بیان	۲۳
توبہ کا بیان	۲۴
میت کو ثواب پہنچانے کا بیان	۲۵
دوسرا شعبہ اسلامی اعمال	۲۷
قرأت کے چند احکام کا بیان	۲۷
جماعت اور امامت کا بیان	۲۹
جماعت کے فائدے	۳۰
مفسداتِ نماز کا بیان	۳۳
مکروہاتِ نماز کا بیان	۳۴
نمازِ وتر کا بیان	۳۶
سنت اور نفل نماز کا بیان	۳۷
نمازِ تراویح کا بیان	۳۹
قضا نماز پڑھنے کا بیان	۴۱
مدرک، مسبوق، لاحق کا بیان	۴۳
سجدۂ سہو کا بیان	۴۶
سجدۂ تلاوت کا بیان	۴۹
بیمار کی نماز کا بیان	۵۱
مسافر کی نماز کا بیان	۵۳
جمعہ کی نماز کا بیان	۵۶
نمازِ عیدین کا بیان	۵۹
جنازے کی نماز کا بیان	۶۲
اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان	۶۴
رمضان شریف کے روزوں کا بیان	۶۷
چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان	۶۸
نیت کا بیان	۷۰
روزے کے مستحبات کا بیان	۷۲
روزے کے مکروہات کا بیان	۷۲
روزے کے مفسدات کا بیان	۷۳
روزے کی قضا کا بیان	۷۵
روزے کے فدیہ کا بیان	۷۶
کفارے کا بیان	۷۷
اعتکاف کا بیان	۷۹
مستحباتِ اعتکاف کا بیان	۸۱
اوقات اعتکاف کا بیان	۸۱
اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں	۸۲
مکروہات و مفسداتِ اعتکاف کا بیان	۸۳
نذر یعنی منت ماننے کا بیان	۸۴
اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان	۸۵
مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان	۸۶
زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۸۸
زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	۹۰
صدقہ فطر کا بیان	۹۳

تعلیم الاسلام حصہ (۴) کا پہلا شعبہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید

س۔ لفظ اللہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ اللہ اُس ذات (خدا تعالےٰ) کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اُس میں موجود ہیں۔

س۔ واجب الوجود کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو!

جو واجب الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا،

نہ اُس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا۔ اور کسی وقت اُس کی نیستی نہ ہو سکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا۔ کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا اور وجود میں آئے وہ واجبُ الوُجود نہیں ہو سکتی پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ واجبُ الوجود ہے۔ اُس کے سوا عالَم کی کوئی چیز واجبُ الوجود نہیں!

س۔ صفاتِ کمالیہ کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ چونکہ واجبُ الوجود ہے۔ اور واجبُ الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اُس کمالِ ذاتی کے لیے جن صِفتوں کا اُس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اُس کے لیے ثابت ہیں اُنہیں صِفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں!

س۔ جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالےٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ اور اُس کی تمام صفات قدیم ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں!

س۔ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان وزمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

ج۔ خدا تعالےٰ نے تمام عالَم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اُسے عالَم کے بنانے اور آسمان وزمین پیدا کرنے کے

لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالَم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج ہوتا تو وہ واجبُ الوجود نہیں ہو سکتا!

یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ واجبُ الوجود ہے۔ اور واجبُ الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا!

س۔ خدا تعالےٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ وحدت۔ قِدَم یا وجوبِ وجود۔ حیوٰۃ۔ قدرت۔ علم۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ خلق۔ تکوین وغیرہا!

س۔ صفتِ وحدت کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ وحدت کے معنٰے ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنٰے خدا کو ایک سمجھنا یا اُس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا!

س۔ صفتِ قِدَم اور وجوبِ وجود کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ قِدَم کے معنٰے قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوبِ وجود کے معنٰے واجبُ الوجود ہونا۔ واجبُ الوجود کے معنٰے تم شروع میں پڑھ چکے ہو!

س۔ اَزَلی اَبَدی کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اُسے اَزَلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے اَبَدی کہتے ہیں۔

پس خدا تعالےٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنیٰ قدیم ہونے کے ہیں۔

س۔ حیوٰۃ کے کیا معنےٰ ہیں؟

ج۔ حیوٰۃ کے معنےٰ زندگی کے ہیں یعنی خدا تعالیٰ زندہ ہے زندگی کی صفت اُس کے لئے ثابت ہے!

س۔ صفتِ قدرت کے کیا معنےٰ ہیں؟

ج۔ قدرت کے معنےٰ طاقت کے ہیں یعنی عالَم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی قدرت (طاقت) رکھتا ہے!

س۔ صفتِ علم کے کیا معنےٰ ہیں؟

ج۔ علم کے معنےٰ ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالِم (جاننے والا) ہے اُس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرّہ کا اُسے علم ہے۔ ہر چیز کو اُس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے' اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اُس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علمِ غیب خاص خدا تعالےٰ کی صفت ہے!

س۔ ارادہ کے کیا معنےٰ ہیں؟

ج۔ ارادہ کے معنےٰ اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالےٰ جس

چیز کو چاہتا ہے۔ اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اُس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے!

س۔ صفتِ سَمع اور بَصر سے کیا مراد ہے؟

ج۔ سَمع کے معنی سُننا اور بَصر کے معنٰے دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سُنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اُس کی آنکھیں ہیں۔ نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے۔ ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دُور، اندھیرے اُجالے کا کوئی فرق نہیں!

س۔ صِفتِ کلام کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ کلام کے معنٰے "بولنا۔ بات کرنا" ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے!

س۔ اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

ج۔ مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اَسباب اور آلات کی محتاج ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہو تو وہ خدا اور

واجب الوجود نہیں ہو سکتا!

س۔ صفتِ خلق اور تکوین کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ خلق کے معنٰے پیدا کرنا اور تکوین کے معنٰے وجود میں لانا۔ خدا تعالےٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکَوِّنْ (وجود میں لانے والا) ہے!

س۔ اِن صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں خدا تعالےٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے مارنا، زندہ کرنا۔ رِزق دینا۔ عزّت دینا، ذلّت دینا وغیرہ۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں اَزَلی اَبَدی اور قدیم ہیں۔ اِن میں کمی بیشی تغیر تبدّل نہیں ہو سکتا!

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س۔ اسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید تیئیس (۲۳) برس میں اُترا اور قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرع ۲۳) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید رمضان کے مہینہ میں اُترا۔

اور قرآنِ مجید میں دوسری جگہ فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی ہم نے اِس (قرآنِ مجید) کو شبِ قدر میں اُتارا۔ اِس سے معلوم

ہوا کہ قرآنِ مجید شبِ قدر میں اُترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مخالف ہیں۔ اِن میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

ج۔ تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآنِ مجید کے نُزول دو ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلے تمام قرآنِ مجید ایک ہی مرتبہ لوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دُنیا میں اُترا پس قرآنِ مجید کی اِن دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شبِ قدر تھی) لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہو گیا۔ اور تیئیس ۲۳ برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دُنیا سے حضور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تیئیس ۲۳ سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں باتیں آپس میں مخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں!

س۔ قرآنِ مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی۔ یعنی کس جگہ قرآن مجید اُترنا شروع ہوا؟

ج۔ مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حِرا ہے اُس میں ایک غار تھا حضور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اُس میں رہتے تھے جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو مکان پر تشریف لا کر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اِس غارِ

حرا میں حضورؐ پر قرآن مجید اُترنا شروع ہوا تھا!

س۔ قرآن مجید کے نزول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

ج۔ حضورؐ اسی غارِ حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہو کر آپ سے فرمایا کہ اِقْرَأْ یہ لفظ سورۂ عَلَق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں "پڑھ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اسی طرح تین بار ہوا پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (علق)

اور اُن سے سُن کر حضورؐ نے بھی پڑھ لیں پس یہ آیتیں قرآنِ مجید میں سب سے پہلے آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی ہیں!

س۔ اگر قرآنِ مجید کے نزول کی ابتدا سورۂ عَلَق کی اِن ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآنِ شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اُس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

ج۔ نہیں۔ موجودہ ترتیب نزول کی ترتیب نہیں ہے قرآنِ مجید کا نزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسولِ کریم صلعم بتا دیتے تھے کہ اِس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھوا ور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضورؐ فرما دیتے تھے کہ اِس آیت

یا اِن آیتوں کو فُلاں سورت کی فُلاں آیت کے بعد اور فُلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآنِ مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اِس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہے اور حضورؐ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے!

س۔ حضورِ انور صلعم نے جس ترتیب سے قرآنِ مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی۔ یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالےٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

ج۔ سورتوں کی تعداد اور اُن کی ابتدا اور انتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی ابتدا اور انتہا اور اسی طرح تمام قرآنِ مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی اور انھوں نے حضور رسولِ کریم صلعم کو بتائی اور حضورؐ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے!

س۔ قرآنِ مجید کو اُترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہو گئے تو اِس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآنِ مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآنِ مجید ہے جو حضور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟

ج۔ اس بات کی کہ یہ قرآنِ مجید وہی اصلی قرآنِ مجید ہے جو حضورؐ پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان آسان دلیلیں بیان کئے دیتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ قرآنِ مجید کا مُتواتر ہونا۔ یعنی تواتُر کے ساتھ حضورؐ کے زمانہ سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تواتُر سے ثابت ہو جائے اُس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔ اُس میں کسی طرح شُبہ اور شک کی گنجایش نہیں ہوتی!

س۔ مُتواتر اور تواتُر کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ جس بات کے نقل کرنے والے اِس کثرت سے ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک محال ہو۔ اُس بات کو مُتواتر کہتے ہیں۔ اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تواتُر کہتے ہیں۔

پس قرآنِ مجید کو حضورؐ کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ادنےٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کرسکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہونگے۔

دوسری دلیل۔ حضور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آجتک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآنِ مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچّے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآنِ مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آجتک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انھوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اُس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شُبہ ہوسکتا ہے!

تیسری دلیل۔ خود قرآنِ مجید میں حضرت ربُّ العزّت نے فرمایا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ٥ (حجر ع ۱)
یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآنِ مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔
پس جبکہ خدا تعالےٰ نے قرآنِ مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور اُس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہٖ وہی قرآنِ مجید ہے جو حضورِ انور صلعم پر نازل ہوا تھا۔ کیونکہ اُسکی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا پس وہ آجتک محفوظ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک محفوظ رہے گا!

چوتھی دلیل۔ قرآنِ مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعوےٰ آج تک اس قرآنِ مجید کے متعلق صحیح رہا۔ کیونکہ جو قرآنِ مجید آج موجود ہے اُس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا نہ بنانے کا دعویٰ کیا نہ بنا سکتا ہے نہ بنا سکے گا پس یہ اِس بات کی کھُلی دلیل ہے کہ یہ قرآنِ مجید وہی اصلی قرآنِ مجید ہے جو حضور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا!

رسالت

س۔ قرآنِ مجید میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ٥ (فاطر ع ۳) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

اِن آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مُلک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

ج۔ ہاں اِن آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں!

س۔ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

ج۔ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اُس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالےٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا اُسوقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیلِ شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اِس غلط عقیدے کا مواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مُجرم ہوگے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے۔ تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف

ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انھیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآن مجید یا حدیث شریف میں اُن کو پیغمبر بتایا گیا ہو!

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر اُن کے عقائد اور اعمال درست ہوں۔ اور اُن کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انھوں نے خلقِ خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے!

س۔ حضور رسولِ مقبول صلعم کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

ج۔ آپؐ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالےٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپؐ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپؐ پر خدا تعالےٰ نے قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ آپؐ کو شبِ معراج میں خدا تعالےٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنّت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپؐ نے خدا تعالےٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔ آپؐ خدا تعالےٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپؐ کے اخلاق و عادات نہایت اعلےٰ درجے کے تھے۔ آپؐ کو خدا تعالےٰ نے بہت سی گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم

عطا فرمایا تھا جن کی آپ صلعم نے اپنی اُمت کو خبر کردی. آپ[۸] کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عَالِمُ الغیب نہیں تھے۔ کیونکہ عَالِمُ الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اُسی کی خاص صفت ہے۔ آپ[۹] خاتَمُ النبیّین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا. ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں. آسمان سے اُتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے۔ آپ[۱۲] انسانوں اور جنات سب کے لئے رسول ہیں۔ آپ[۱۳] قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضورؐ کو شفیعُ المُذنبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضورؐ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپ[۱۴] نے جن باتوں کا حکم کیا ہے. اُن پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے اُن سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے۔ اُن کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا اُمت پر ضروری ہے۔ آپ[۱۵] کے ساتھ محبّت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمّتی کے ذمّہ لازم ہے۔ لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو۔ اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبّت سمجھنا نادانی ہے!

س۔ معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السّلام

گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں!

س ۱۔ حضورؐ کی معراج جسمانی تھی یا منامی؟

ج۔ حضورؐ اپنے جسم مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضورؐ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ منامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ منام خواب کو کہتے ہیں لیکن حضور صلعم کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السّلام کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ اُن میں غلطی اور خطا کا شبہ نہیں ہو سکتا پس حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں!

س۔ شفاعت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور صلعم خدا تعالےٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے حضور صلعم کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضورؐ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضورؐ کے علاوہ اور انبیا اور اولیا شہدا وغیرہم بھی شفاعت کریں گے لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

س۔ کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو گی؟

ج۔ سوائے کفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہو سکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ محتاج ہوں گے کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں!

ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بیان

س۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ایمان اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اور اُس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمدؐ صلعم خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے اُن تمام باتوں کا اقرار کرے یہی تصدیق اور اقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گونگے آدمی کا ایمان بغیر اقرارِ زبانی کے بھی معتبر ہے!

س۔ اعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اعمالِ صالحہ کے معنی ہیں "نیک کام"، جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالےٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں!

س۔ کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں

داخل ہیں؟

ج۔ ہاں ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشنی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے!

س۔ عبادت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں جو بندگی کرے اُسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اُسے معبُود کہتے ہیں ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خُدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دُنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم سب اُس کے بندے ہیں۔ اُس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اس لئے ہمارے ذمّہ عبادت کرنا فرض ہے!

س۔ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

ج۔ آدمیوں اور جنوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انھیں دونوں کو مُکلّف کہتے ہیں۔ فرشتے اور دنیا کے باقی جان دارِ عبادت کے مکلّف نہیں ہیں!

س۔ جن کون ہیں؟

ج۔ جن بھی خدا تعالےٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہو جاتے ہیں تو نظر آنے

لگتے ہیں۔ اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہو جانے کی خدا تعالےٰ نے انھیں طاقت دی ہے اُن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ اُن کی اولاد بھی ہوتی ہے!

س۔ عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ عبادت کے بہت سے طریقے ہیں۔ جیسے نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ قربانی کرنا۔ اعتکاف کرنا۔ مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔ بُری باتوں سے روکنا۔ ماں باپ اور اُستادوں اور بزرگوں کی عزت اور ادب کرنا۔ مسجد بنانا۔ مدرسہ جاری کرنا۔ علمِ دین پڑھنا۔ علمِ دین پڑھانا۔ علمِ دین پڑھنے والوں کی امداد کرنا۔ خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔ غریبوں کی حاجت روائی کرنا بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا۔ اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انھیں کاموں کو اعمالِ صالحہ کہتے ہیں!

مَعصِیَت اور گُناہ کا بیان

س۔ مَعصِیَت کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ معصیت کے معنے نافرمانی کرنا۔ حکم نہ ماننا۔ جس کام میں خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اُسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب، گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کُفر و شرک ہے۔ کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا!

کُفر اور شرک کا بیان

س۔ کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اُن میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص خدا تعالےٰ کو نہ مانے یا خدا تعالےٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالےٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے مُنکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالےٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے!

س۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ ذات میں شرک کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مُشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے بُت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوتے ہیں!

س۔ صفات میں شرک کرنے کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام خدا تعالےٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صِفت نہیں ہوسکتی!

س۔ شرک فی الصّفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:-

(۱) شرک فی القدرت یعنی خدا تعالےٰ کی طرح صِفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مُرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا جِلانا اُن کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شرک فی العلم یعنی خدا تعالےٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا

ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرّہ ذرّہ کا انھیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں، یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فی السّمع والبصر یعنی خدا تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں۔ یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں۔ سب شرک ہے!

(۴) شرک فی الحکم یعنے خدا تعالےٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اُس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروانہ کرے۔ یہ بھی شرک ہے!

(۵) شرک فی العبادت یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا۔ یا کسی پیر۔ پیغمبر۔ ولی۔ امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منّت ماننی یا کسی قبر یا مُرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا، یہ سب شرک فی العبادۃ ہے!

س۔ اِن باتوں کے علاوہ اور بھی افعالِ شرکیہ ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں بہت سے کام ایسے ہیں کہ اُن میں شرک کی مِلاوٹ ہے۔

اُن تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔ نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ پنڈت کو ہاتھ دکھلانا۔ کسی سے فال کھلوانا۔ چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا۔ اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا۔ علم اٹھانا۔ قبروں پر چڑھاوا چڑھانا۔ نذر نیاز گزراننا۔ خدا تعالےٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا۔ تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا۔ کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا۔ کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا۔ یا محرّم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا۔ قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ ؂

بدعت کا بیان

س۔ کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

ج۔ کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے!

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اُس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اُس کا وجود نہ ہو۔ اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے حضور رسول مقبول صلعم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے

والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

س۔ بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

ج۔ لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں:۔ پختہ قبریں بنانا۔ قبروں پر گنبد بنانا۔ دھوم دھام سے عرس کرنا قبروں پر چراغ جلانا۔ قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا۔ شادی میں سہرا باندھنا۔ بدھی پہنانا۔ اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو، بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

س۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

ج۔ کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا۔ نماز نہ پڑھنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ زکوٰۃ نہ دینا۔ باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا۔ شراب پینا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا غیبت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی کو ناحق مارنا۔ ستانا۔ چغلی کھانا دھوکا دینا۔ ماں باپ اور اُستاد کی نافرمانی کرنا۔ اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا۔ جُوا کھیلنا۔ گالی دینا۔ ناچ دیکھنا۔ سُود لینا اور دینا۔ ڈاڑھی

مُنڈانا۔ ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا۔ فضول خرچی کرنا۔ کھیل تماشوں۔ ناٹکوں۔ تھیٹروں میں جانا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھوگے!

س۔ گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

ج۔ جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے لیکن اُس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو مُبْتَدِع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے۔ اُسے فاسق کہتے ہیں!

س۔ اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ج۔ توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر گڑگڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے!

س۔ کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہے۔ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے ایسے تمام

گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ اُن میں کسی بندے کا تعلق ہے۔ مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا۔ یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ اُن کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کرو یا اُس سے معاف کراؤ اُس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو جب معافی کی اُمید ہو سکتی ہے!

س۔ توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

ج۔ جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اُس کے سامنے آجائیں اور حلق میں دم آجائے اُس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے!

س۔ اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کئے مرجائے تو جنت میں جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گناہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے!

س۔ میّت کو دنیا کے عزیز قریب۔ رشتہ دار دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں میّت کو عبادتِ بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے یعنی

زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں۔ مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو اِن کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے اُنھیں ملے گا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میّت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اُس میّت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے!

ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہیئے بلکہ جو چیز جس وقت میسّر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دے کر اُس کا ثواب بخشدینا چاہیئے۔ رسم کی پابندی یا دِکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے۔

تعلیم الاسلام حصہ (۴) کا دوسرا شعبہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

قرأت کے چند احکام کا بیان

س۔ اگر فجر اور مغرب اور عشا کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ واجب تو نہیں مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے!

س۔ اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قضا میں امام کو جہر سے ہی پڑھنا چاہیئے اور مُنفرِد کو اختیار ہے چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے!

س۔ فرض نمازوں میں کتنی قرارت مسنون ہے؟

ج۔ حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قرارت کی

خاص مقدار مسنون ہے!

س۔ حالتِ اقامت کی قراءت مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طِوالِ مُفَصَّل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشا میں اَوساطِ مُفَصَّل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں قِصارِ مُفَصَّل پڑھنا مسنون ہے۔

س۔ طِوالِ مُفَصَّل اور اَوساطِ مُفَصَّل اور قِصارِ مُفَصَّل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآنِ مجید کے چھبیسویں (۲۶) پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بُروج تک کی سورتوں کو طِوالِ مُفَصَّل کہتے ہیں!

اور سورۂ طارق سے سورۂ لم یکن تک کی سورتوں کو اَوساطِ مُفَصَّل کہتے ہیں۔ اور سورۂ اِذا زُلزِلَت سے اَلنَّاس یعنی آخر قرآنِ مجید تک کی سورتوں کو قِصارِ مُفَصَّل کہتے ہیں!

س۔ یہ قراءتِ مسنونہ امام کے لئے ہے یا مُنفرِد کے لئے؟

ج۔ امام اور مُنفرِد دونوں کے لئے یہ قراءت مسنون ہے!

س۔ اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قراءتِ مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟

ج۔ کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں شریعت نے

آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے!

س۔ فجر کی سُنّتوں میں قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

ج۔ اکثر حضور رسولِ کریم صلعم فجر کی سُنّتوں کی پہلی رکعت میں قُل یٰاَیُّہَا الکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے!

س۔ نمازِ وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

ج۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنا حضورؐ سے ثابت ہے۔

جماعت اور امامت کا بیان

س۔ اِمامت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ امامت کے معنٰی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مقتدی اُس کی تابعداری کریں اُسے اِمام کہتے ہیں!

س۔ جماعت کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ جماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے اور سب مقتدی ہوتے ہیں!

س۔ جماعت فرض ہے یا واجب یا سُنّت؟

ج۔ جماعت سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی بہت تاکید ہے بعض علما تو اسے فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت

میں بہت فائدے ہیں!

س۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

ج۔ ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا۔ پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا۔ اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔ دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔ نماز میں دل لگنا۔ جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا۔ ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا۔ ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں!

س۔ کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

ج۔ عورتیں۔ نابالغ بچے۔ بیمار۔ بیمار کی خدمت کرنے والے۔ لولے۔ لنگڑے اپاہج۔ کٹے ہوئے پاؤں والے۔ بہت بوڑھے۔ اندھے۔ ان سب کے ذمّے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں!

س۔ وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔ سخت بارش۔ راستہ میں زیادہ کیچڑ۔ سخت جاڑا۔ رات میں آندھی سفر مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا۔ پائخانہ۔ پیشاب کی حاجت ہونا۔ کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آجانا۔ ان عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

س۔ کن نمازوں میں جماعت سُنّت مؤکّدہ یا واجب ہے؟
ج۔ تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز میں جماعت سے نماز پڑھنا سنّتِ مؤکّدہ ہے۔ نمازِ تراویح کی جماعت سنّتِ کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نمازِ وتر کی جماعت مستحب ہے۔
س۔ کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟
ج۔ کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں۔ ایک مُقتدی ہو اور ایک امام مگر اس حالت میں مُقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مُقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہئیے!
س۔ جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہئیے؟
ج۔ مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ بچّوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچّوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ عورتوں کی صف بچّوں کے بعد ہونی چاہئیے!
س۔ اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائیگی یا نہیں؟
ج۔ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دُھرانا ضروری ہو گا!
س۔ امامت کا مستحق کون شخص ہے!
ج۔ اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائلِ نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اسکے اعمال بھی اچھے ہوں۔ اُسکے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو۔ اُس کے بعد جو زیادہ متقی پرہیزگار ہو اُسکے بعد جو زیادہ عمر والا ہو

اُسکے بعد جو خوش خلق اور شرافتِ ذاتی رکھتا ہو۔ اُسکے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحبِ وقار ہو۔ اُس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو!

س۔ اگر مسجد کا امام معیّن ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مستحق کون ہے؟

ج۔ امامِ معیّن اُس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے۔ اگرچہ یہ اجنبی شخص امام معیّن سے زیادہ افضل ہو!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

ج۔ بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل ولد الزنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے!

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآنِ مجید اچھا پڑھتا ہو اور ولد الزنا عالم اور نیک بخت ہو اور اُن سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو اُن کی امامت بلا کراہت جائز ہے!

س۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

ج۔ دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہی اُس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہی اُس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے صحیح نہیں ہوتی۔ اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اُس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے

ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی!

س نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

ج تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اُس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے!

مُفسداتِ نماز کا بیان

س ۔ مُفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

ج ۔ مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہو یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے!

س ۔ مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

ج ۔ (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السّلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یَرْحَمُکَ اللّٰہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا (۴) کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا (۷) قرآن شریف دیکھکر پڑھنا (۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا (۹) عملِ کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے (۱۰) کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا (۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رُکن کی مقدار ٹھیرنا (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دیدے (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

س۔ نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

ج۔ (۱) سَدَل یعنی کپڑے کو لٹکانا۔ مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا۔ یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھو پر ڈال لینا (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا (۴) معمولی کپڑوں میں جنھیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی

ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا (۷) پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا (۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

(۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۱۱) کمر یا کوکھ یا کوکھے پر ہاتھ رکھنا (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا (۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا (۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے (۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو (۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا (۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا (۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں (۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں (۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں (۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو (۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے

اُوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو (۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا (۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں (۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنے سُستی اُتارنا (۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا (۲۹) سُنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

س۔ نمازِ وتر واجب ہے یا سنّت؟

ج۔ نمازِ وتر واجب ہے اُسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے!

س۔ نمازِ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں!

س۔ وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

ج۔ اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے!

س۔ دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟
ج۔ امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے!
س۔ دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟
ج۔ کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینی چاہیے!
س۔ اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟
ج۔ دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے!

سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان

س۔ کتنی نمازیں سنّتِ مؤکدہ ہیں؟
ج۔ دو رکعتیں[۱] نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں[۲] (ایک سلام سے) نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں[۳] نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں[۴] (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں[۵] مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں[۶] عشا کے فرضوں کے بعد سنّتِ مؤکدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سنّتِ مؤکدہ ہیں!
س۔ کتنی نمازیں سنّتِ غیر مؤکدہ ہیں؟
ج۔ نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں[۱] اور عشا کی سنّتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں[۲] اور مغرب کی سنّتِ مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں[۳] اور جمعہ کے بعد کی سنّتِ

مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں۔ نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں۔ نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں۔ صلوٰۃ التسبیح۔ نمازِ استخارہ۔ نمازِ توبہ۔ نمازِ حاجت وغیرہا یہ تمام نمازیں سنّتِ غیر مؤکدہ ہیں!

س۔ سنتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

ج۔ تمام سنتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نمازِ تراویح تحیۃ المسجد۔ سورج گرہن کی نماز وغیرہ۔

س۔ نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

ج۔ صبحِ صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلاکراہت جائز ہے۔

اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک!

اور ٹھیک دوپہر کے وقت!

اور آفتاب متغیر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔

ہاں اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور

غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے!

اسی طرح خطبہ کے وقت سُنّت اور نفل نماز مکروہ ہے!

س۔ آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جب آفتاب سُرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اُس پر نظر ٹھیرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا!

نمازِ تراویح کا بیان

س۔ نمازِ تراویح سُنّت ہے یا نفل؟

ج۔ نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اور جماعت سے پڑھنا سُنّتِ کفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے!

س۔ نمازِ تراویح کا وقت کیا ہے؟

ج۔ نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔ نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہی لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہیئے ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرلے تو جائز ہے!

س۔ نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں انکی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

ج۔ بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے!

س۔ جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

ج۔ اختیار ہے چاہے خاموش رہیں یا قرآنِ مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نماز نفل پڑھ لیں!

س۔ نمازِ تراویح میں قرآنِ مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

ج۔ پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنا سنّت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اُس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے!

س۔ نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں؟

ج۔ مکروہ ہے۔ شروع رکعت سے شریک ہونا چاہئے!

س۔ اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

س۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ادا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُس کے مقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اُس کے مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کیا جائے!

مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی!

س۔ قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

ج۔ تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سُنتوں کی قضا سنت ہے!

س۔ کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

ج۔ قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سُنتِ مؤکدہ کو اُس کے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے، اُس کے بعد سُنت کا!

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں!

س۔ فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیے؟

ج۔ جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے۔ دیر کرنا گناہ ہے ہاں

اگر وقتِ مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقتِ مکروہ نکل جانیکے بعد پڑھے!

س۔ قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئیے؟

ج۔ قضا نماز کی نیت اِس طرح کرنی چاہئیے کہ میں فُلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے!

س۔ اگر کسی کے ذمّے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اُس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

ج۔ ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اِس طرح نیت کرے کہ میرے ذمّے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں اسی طرح جو نماز قضا کرے اُس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہئیے۔

س۔ قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

ج۔ اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھ لے تو بھی مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

س۔ وہ سُنّتیں کونسی ہیں جن کی قضا پڑھنا سُنّت ہے؟

ج۔ فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے اُن کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے!

اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گے!

س۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا اُن کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے!

مُدرِک مسبُوق۔ لاحق کا بیان

س۔ مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو۔ یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو آخر تک ساتھ رہا ہو اُسے مُدرِک کہتے ہیں!

س۔ مسبُوق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مسبُوق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں!

س۔ لاحق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ لاحق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں۔ جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا۔ لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں!

س۔ مسبُوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو مسبُوق اُس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اِس طرح ادا کرے کہ گویا اُس نے نماز ابھی شروع کی ہے۔ مثلاً جب تمھاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اِس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اَعُوذُ بِاللہِ اور بِسمِ اللہِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمھاری ظہر یا عصر یا عشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو۔ پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو۔ اور سلام پھیرو۔ اور اگر مغرب کی

ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے خواہ کسی وقت کی نماز ہو!

س۔ اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

ج۔ لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے!

س۔ اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اُس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمّے سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کرلے اور اگر امام کے سلام کے بعد اُس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے!

س۔ لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

ج۔ لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے یعنی قرأت نہ کرے اور جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کرلے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کرلے

اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا!

سجدہ سہو کا بیان

س۔ سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

ج۔ سہو کے معنے بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں اُن کو سجدہ سہو کہتے ہیں!

س۔ سجدہ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

ج۔ قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے!

س۔ اگر سجدہ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

ج۔ بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہد اور درود اور دعا پڑھے۔ اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں!

س۔ سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

ج۔ تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے!

س۔ اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے!

س۔ اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک روایت کے موافق جائز ہے۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دُہرا لے!

س۔ سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

ج۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مقدم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرر کر دینے سے مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!

س۔ یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو

لوٹانا واجب ہوتا ہے!

س. اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

ج. صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے!

س. قرأت میں کیا کیا تغیرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج. (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنّت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے (۲) انھیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اُس کے زیادہ حصّے کو مکرّر پڑھ جانے سے (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ لینے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سُنّت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے!

بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

س. اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج. سجدۂ سہو واجب ہوگا!

س. اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

ج. اگر بھولے سے اُٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہے بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ

کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔ نماز ہو جائے گی!

س۔ اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج۔ (۱) رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے (۴) قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے (۶) سرّی نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں!

س۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ مقتدی کے ذمّے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا!

س۔ مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اِس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا اُس پر واجب ہے!

سجدۂ تلاوت کا بیان

س۔ سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

اُسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں!

س۔ وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں چودہ[14] مقام ہیں جن کو چودہ[14] سجدے بھی کہتے ہیں!

س۔ اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

ج۔ بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہو اُسی وقت سجدہ کرلے لیکن اگر اُس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے۔ اور پھر تکبیر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو۔ لیکن اگر بیٹھے ہی سے سجدے میں گیا اور سجدے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہوگیا!

س۔ سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

ج۔ جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں۔ یعنے بدن[1] اور کپڑے[2] اور جگہ[3] کا پاک ہونا۔ ستر[4] ڈھکنا۔ قبلے[5] کی طرف منہ کرنا۔ سجدۂ[6] تلاوت کی نیت کرنا!

س۔ سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہوجاتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے اُنھیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہوجاتا ہے!

س۔ اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے۔

ج ۔ اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سُنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے!

س ۔ اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ ایک مجلس میں جتنی مختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرر پڑھی ہے۔ اُتنے سجدے واجب ہونگے!

س ۔ اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

ج ۔ ایسا کرنا مکروہ ہے!

س ۔ اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

ج ۔ جائز ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے!

بیمار کی نماز کا بیان

س ۔ بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

ج ۔ جبکہ بیماری میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ یا سر میں چکر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع

سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جھکا کر کرے۔ اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے!

س۔ اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا۔ لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اُس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے!

س۔ اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہیئے گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے!

س۔ اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے پھر اگر ایک

رات دن سے زیادہ اُس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اُس کے ذمّے نہیں، ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اُس کے ذمّے لازم ہوگی!

مُسافِر کی نماز کا بیان

س۔ کتنی دُور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

ج۔ شریعت میں مسافر اُس کو کہتے ہیں۔ جو اتنی دور جانے کا ارادہ کرکے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے۔ بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے!

س۔ درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

ج۔ درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس ۴۸ میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے!

س۔ اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دُور کا ارادہ کرکے

چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اِس کا کیا حکم ہے ؟

ج یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے !

س مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے ؟

ج مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ اُن میں کوئی فرق نہیں ہوتا !

س چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں ؟

ج اُسے قصر کہتے ہیں !

س مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے ؟

ج جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے۔ اُس وقت سے قصر کرنے لگے !

س مسافر کب تک قصر کرے ؟

ج جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت نہ کرلے اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے !

س اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھیرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کرلی۔ پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کرلی اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو کیا حکم ہے ؟

ج جب تک اکھٹے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیئے

اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گذر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں!

س۔ اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی۔ لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں! اور اِس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔

لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نمازِ فرض ادا نہ ہوگی چاروں نفل ہو جائیں گے۔ فرض پھر دوبارہ پڑھے!

س۔ اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ امامِ مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمّے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں!

س۔ اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں لیکن اِن دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں!

س۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکے، چکّر کھانے یا گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اور اگر درمیانِ نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا مُنھ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیئے ورنہ نماز نہ ہو گی۔

جُمعہ کی نماز کا بیان

س۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سُنّت؟

ج۔ جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اُس کی تاکید زیادہ ہے جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے۔ جمعہ کی نماز اُس کے قائم مقام کردی گئی ہے!

س۔ کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

ج۔ جمعہ کی نماز آزاد بالغ۔ سمجھ دار۔ تندرست۔ مقیم مردوں پر فرض ہے۔ پس نابالغ بچّوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں اپاہجوں اور اسی طرح کے عُذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں!

س۔ اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو اُن کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ ہاں درست ہو جائے گی۔ اور ظہر کی نماز اُن کے ذمّے سے

ساقط ہو جائے گی۔

س۔ نمازِ جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں۔ اوّل شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا۔ اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اُس کے ساتھ متعلق ہوں۔ مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں۔ یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں!

دُوسری شرط ظہر کا وقت ہونا!

تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا!

چوتھی شرط جماعت اور پانچویں شرط اذنِ عام ہے یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہو گی۔

س۔ خطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اُس کے سامنے مؤذن اذان کہے جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اُتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذن تکبیر کہے پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں!

س۔ خطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہیئے؟

ج۔ خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے۔ چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو

صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد مسجد میں ہو یا باہر ہر طرح جائز ہے۔

س۔ خطبہ اُردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے ؟

ج۔ عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے۔ لیکن فرضِ خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ البتہ ثواب میں نقصان آجاتا ہے !

س۔ خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں ؟

ج۔ باتیں کرنا۔ نماز سنّت یا نفل شروع کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ کسی بات کا جواب دینا۔ قرآن مجید وغیرہ پڑھنا۔ غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادہ سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں !

س۔ نمازِ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے ؟

ج۔ جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

س۔ اِذنِ عام سے کیا مراد ہے ؟

ج۔ اِذن کے معنے اجازت کے ہیں۔ اِذنِ عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو، جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے۔ ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آسکتے ہوں۔ اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو !

س۔ جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں ؟

ج۔ دو رکعتیں ہیں چاہے شروع نماز سے شریک ہو چاہے ایک رکعت

یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کر لے!

نمازِ عیدین کا بیان

س۔ عید کے دن کیا کیا کام سُنّت یا مستحب ہیں؟

ج۔ غسل اور مسواک کرنا۔ اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا خوشبو لگانا۔ اور عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقہ فطر ادا کر کے جانا۔ اور عید الاضحےٰ میں نماز کے بعد اگر اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔ عید گاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔ پیدل جانا۔ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا۔ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نہ پڑھنا!

س۔ عید الفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

ج۔ عید الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عید الاضحےٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے!

س۔ عید کی نماز واجب ہے یا سُنت؟

ج۔ دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انھیں پر عید کی نماز واجب ہے۔ اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں۔ مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے۔ بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سُنت ہے!

س ۔ عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟
ج ۔ دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ اِن دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحٰی کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ تسمیہ سورۂ فاتحہ۔ سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے۔ قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے

س ۔ عید الاضحٰی کے خاص احکام کیا ہیں؟
ج ۔ راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا تکبیراتِ تشریق واجب ہونا!

س۔ تکبیراتِ تشریق سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ایامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں اُنھیں تکبیراتِ تشریق کہتے ہیں!

س۔ ایامِ تشریق کون کونسے ہیں؟

ج۔ ایامِ تشریق تین دن کا نام ہے۔ ماہِ ذی الحجہ کی گیارھویں[۱۱] بارھویں[۱۲] تیرھویں[۱۳] تاریخوں کو ایامِ تشریق کہتے ہیں!

س۔ تکبیراتِ تشریق کب سے کب تک واجب ہیں!

ج۔ یومِ عرفہ، یومِ نحر اور تین دن ایامِ تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں!

یومِ عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو۔ اور یومِ نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں نویں تاریخ کو نمازِ فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے۔ البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے۔ جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

س۔ تکبیرِ تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

ج۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے!

جنازے کی نماز کا بیان

س ۔ میّت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سُنّت ؟

ج ۔ میّت کی نماز فرضِ کفایہ ہے ۔ اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمّے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے !

س ۔ جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں ؟

ج ۔ اوّل میّت کا مسلمان ہونا ۔ دوسرے میّت کا پاک ہونا ۔ تیسرے اُس کے کفن کا پاک ہونا ۔ چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا ۔ پانچویں میّت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا !

یہ شرطیں تو میّت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو !

س ۔ نمازِ جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے ؟

ج ۔ اوّل نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہو ۔ اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے جب صفیں دُرست ہو جائیں تو نمازِ جنازہ کی نیّت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازے کی نماز اس میّت کی دُعائے مغفرت کے لئے اِس اِمام کے پیچھے پڑھتا ہوں ۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاکر

ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں ثنا میں تعالیٰ جدّک کے بعد وجلّ ثناؤک بھی کہہ لیں تو بہتر ہے پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدۂ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا	اے اللہ ہمارے زندوں اور مُردوں اور
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا	حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا	بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے
اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ	اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا	اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ	اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا	اے اللہ اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے
وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا	آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت
وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا	کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری
وَّمُشَفَّعًا ؕ	شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا

اور اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دعا پڑھیں لیکن تین جگہ اتنا

فرق کریں کہ تینوں جگہ بجائے وَاجْعَلْهُ کے وَاجْعَلْهَا اور بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھیں۔ یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

س۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

ج۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں۔ چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں۔ آواز سے پڑھنا مکروہ ہے میّت کی پہلی منزل یعنے قبر اور حساب کتاب اور دُنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میّت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میّت کو دفن کریں۔

اسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

س۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے!

روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں!

س۔ روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ روزے کی آٹھ قسمیں ہیں!

(۱) فرضِ معیّن (۲) فرضِ غیر معیّن (۳) واجبِ معیّن (۴) واجبِ غیر معیّن (۵) سُنّت (۶) نفل (۷) مکروہ (۸) حرام۔

س۔ فرضِ معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنے رَمضان شریف کے روزے فرضِ معیّن ہیں!

س۔ فرضِ غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرضِ غیر معیّن ہیں!

س۔ واجب معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ نذرِ معیّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی مَنّت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی نے مَنّت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا!

س۔ واجب غیر معیّن کون سے روزے ہیں؟

ج۔ کفّاروں کے روزے اور نذرِ غیر معیّن کے روزے واجب غیر معیّن ہیں۔ مثلاً کسی نے مَنّت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا!

س۔ کون سے روزے سُنّت ہیں؟

ج۔ روزوں میں سُنتِ مؤکدہ کوئی روزہ نہیں۔ لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم صلعم سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے اُنھیں سُنت کہتے ہیں جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایامِ بیض یعنے ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے!

س۔ مستحب کون سے روزے ہیں؟

ج۔ فرض اور واجب اور سُنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں۔ لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے۔ جیسے شوّال میں چھ روزے۔ ماہِ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ۔ جُمعہ کے دن کا روزہ۔ پیر کے دن کا روزہ۔ جمعرات کے دن کا روزہ!

س۔ مکروہ کون سے روزے ہیں؟

ج۔ صرف سنیچر کے دن کا روزہ۔ صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ۔ نوروز کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

س۔ کونسے روزے حرام ہیں؟

ج۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحٰے کے دو روزے اور ایّامِ تشریق کے تین روزے۔ ایّامِ تشریق ذی الحجّہ کی گیارھویں بارھویں۔ تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س۔ رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ مثلاً حضور رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلعم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں!

س۔ رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

ج۔ ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد عورت پر فرض ہیں۔ اُن کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو اُسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہیے اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اُتنے

روزے اُس سے رکھوانے چاہئیں۔

س۔ وہ کون کونسے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے؟

ج۔(۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ لیکن اگر سفر میں مشقّت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۳) بہت بُڈّھا ہونا (۴) حاملہ ہونا۔ جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو (۵) دودھ پلانا۔ جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچّے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو (۶) روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے (۷) اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں!

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

س۔ رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج۔ شعبان کی اُنتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے، اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر ابر یا غبار تھا تو صبح کو

دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے۔ اگر اُس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیّت کرلو۔ اور نہیں تو اب کھاؤ پیو۔ لیکن انتیس ۲۹ شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیّت کرنا کہ چاند ہوگیا ہوگا تو رمضان کا روزہ۔ نہیں تو نفل کا ہوجائے گا مکروہ ہے!

س۔ رمضان شریف کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیزگار سچّے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیزگار معلوم ہوتا ہو اُس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

س۔ عید کے چاند کے لئے معتبر شہادت کیا ہے؟

ج۔ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عید الفطر اور عید الاضحٰے کے چاند کے لئے دو پرہیزگار سچّے مَردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے!

س۔ اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

ج۔ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اُتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دِل کو یقین نہ ہوسکے بلکہ اُن کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہوجائے!

س۔ اگر کسی دُور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہو گی یا نہیں؟
ج۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے۔ مثلاً برما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے اُن کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہو گی۔ ہاں شرط یہ ہو کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جسکا شریعت میں اعتبار ہے۔ تار کی خبر معتبر نہیں!
س۔ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اُس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا نہ روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟
ج۔ ہاں اُس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اُس کے حساب سے تیس روزے پورے ہو جائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے!

نیّت کا بیان

س۔ کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟
ج۔ ہاں روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفّاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا لیکن روزہ کی نیّت نہیں تھی تو روزہ نہ ہو گا!
س۔ نیّت کس وقت کرنی ضروری ہے؟
ج۔ رمضان شریف اور نذرِ مُعیّن اور سُنّت اور نفل روزوں کی نیّت

رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے دن سے مُراد شرعی دن ہے جو صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کا نام ہے مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دِن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیّت کرلینی ضروری ہے!

اور قضائے رمضان اور کفّارے اور نذرِ غیر معیّن کی نیّت صبحِ صادق سے پہلے کرلینی ضروری ہے!

س۔ نیّت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ رمضان شریف اور نذرِ معیّن اور سُنّت اور نفل روزوں کی نیّت میں تو چاہے خاص اُن روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیّت کرے۔ بہر صورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معیّن کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سُنّت یا نفل کا روزہ ہوجائے گا اور نذرِ غیر معیّن اور کفّاروں اور قضائے رمضان کی نیّت میں خاص اُن روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے!

س۔ نیّت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ نیّت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے۔ نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں!

روزے کے مُستحبّات کا بیان

س۔ روزے کے مُستحبات کیا کیا ہیں؟
ج۔ (۱) سحری کھانا (۲) رات سے نیّت کرنا (۳) سحری آخری وقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شُبہ نہ رہے (۵) غیبت جھوٹ گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا!
س۔ سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟
ج۔ سحری اخیر رات میں صبحِ صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں رات کا آخری حِصّہ صبحِ صادق سے پہلے پہلے اُس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سُنّت ہے اور اِس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں!

روزے کے مکروہات کا بیان

س۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟
ج۔ (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بدمزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اور کُلّی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۵) غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالی گلوج کرنا (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا

س۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

ج۔ (۱) سُرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا (۴) مسواک کرنا۔ اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو (۵) خوشبو لگانا یا سُونگھنا (۶) بھُولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بِلا قصد قے ہو جانا (۸) اپنا تھوک نگلنا (۹) بلا قصد مکھی یا دُھوئیں کا حلق سے اُتر جانا۔ اِن تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے!

روزے کے مُفسِدات کا بیان

س۔ مُفسدات سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہی دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں!

س۔ جن مُفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہی وہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے مُنہ میں کوئی چیز ڈالدی اور وہ حلق سے اُتر گئی (۲) روزہ یاد تھا اور کُلّی کرتے وقت بِلا قصد حلق میں پانی

اُتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی (۵) کنکری یا پتّھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹّی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا (۷) کان میں تیل ڈالا (۸) ناس لیا (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبحِ صادق نہیں ہوئی سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا (۱۳) اَبر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا۔ حالانکہ ابھی دن باقی تھا ان سب صورتوں میں صرف اُن روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں اِن باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے!

س۔ کن صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

ج۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذّت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی (۲) قصداً صحبت کر لی (۳) فصد کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو اِن صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں!

س۔ رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر

اُسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ نہیں بلکہ اُس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے ۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض ونفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو اُن لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے !

س ۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفّارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟

ج ۔ کفّارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے ۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفّارہ واجب نہیں ہوتا !

روزے کی قضا کا بیان

س ۔ روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں ؟

ج ۔ (۱) بلا عذر فرض یا واجبِ معیّن کے روزے نہیں رکھے (۲) کسی عُذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے !

س ۔ قضا کب رکھنی چاہیئے ؟

ج۔ جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے بلاوجہ دیر کرنا بُری بات ہے!

س۔ قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

ج۔ چاہے لگاتار رکھے۔ چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے دونوں طرح جائز ہیں!

س۔ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو کیا کرے؟

ج۔ اب اِس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا رکھے!

س۔ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس کی قضا رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں!

س۔ اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر اتنا بڈھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی۔ یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی اُمید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فِدیہ دے دینا جائز ہے!

س۔ روزوں کا فدیہ کیا ہے؟

ج۔ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو یا اِن میں سے کسی کی قیمت یا اِن کی قیمت کے برابر کوئی اور غلّہ مثلاً

چاول باجرہ جوار وغیرہ۔
اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو، اُس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اِس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہو کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہو گئیں اور بغیر ادا کیئے ہوئے انتقال ہو گیا تو اِن نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے!

س۔ ایک شخص کے ذمّے کچھ روزے قضا تھے۔ اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ یعنے اس مرنے والے کے ذمّے سے روزے نہ اُتریںگے ہاں وارِث فدیہ دیدیں تو جائز ہے!

کفّارے کا بیان

س۔ روزہ توڑنے کا کفّارہ کیا ہے؟

ج۔ کفّارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن اِن مُلکوں میں غلام نہیں ہیں اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفّارہ دیا جا سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے

کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا اِن کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن مراد ہے)

س۔ ساٹھ مسکینوں کا غلّہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے۔ لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلّہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفّارہ میں شمار نہ ہوگا۔

س۔ اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ بلکہ کفّارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن کے غلّے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے!

س۔ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک ہی کفّارہ واجب ہوگا!

اِعتِکاف کا بیان

س۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟
ج۔ اعتکاف اُسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر یعنی مسجد میں ٹھیرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیّت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھیرا رہے!
س۔ صرف مسجد میں ٹھیرا رہنا کیوں عبادت ہے؟
ج۔ جب کہ انسان اپنا سیر تماشا۔ چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھیرا رہے اور اس ٹھیرے رہنے سے خدا تعالےٰ کی رضامندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔
س۔ عورت کہاں اعتکاف کرے؟
ج۔ اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو اعتکاف کی نیّت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پائخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اُس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرّر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اُس جگہ اعتکاف کرے!
س۔ اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟
ج۔ اعتکاف میں یہ فائدے ہیں (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے

(۲) دُنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اِعتِکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اِعتِکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ مُعتکِف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہے (۴) اِعتِکاف کی حالت میں مُعتکِف فرشتوں کی مُشابہت پیدا کرتا ہے کہ اُن کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے' اس لئے اعتِکاف میں معتکِف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اسکے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

س۔ اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ واجب۔ سُنتِ مؤکدہ۔ مستحب۔

س۔ اعتکاف واجب کونسا ہے؟

ج۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے۔ مثلاً کسی نے مَنّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتِکاف کروں گا!

س۔ سُنتِ مؤکدہ کون سا اعتکاف ہے؟

ج۔ رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروبِ آفتاب کے وقت سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا دونوں صورتوں میں سُنّت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سُنّتِ مؤکدہ عَلَی الکِفَایہ ہے یعنی بعض لوگوں کے

کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے!

س۔ مستحب کونسا اعتکاف ہے؟

ج۔ واجب اور سنّتِ مؤکدہ کے علاوہ سب اعتکاف مستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے!

س۔ اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ مسلمان ہونا۔ حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ عاقل ہونا۔ نیت کرنا۔ مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا۔ یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں۔ اور اعتکافِ واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے!

مستحباتِ اعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مستحب ہیں؟

ج۔ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ درود شریف پڑھتے رہنا۔ علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا۔ وعظ و نصیحت کرنا۔ جامع مسجد میں اعتکاف کرنا!

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

س۔ کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

ج۔ اعتکافِ واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے

اس کا وقت کم از کم ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منّت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اُس کا وقت رمضان شریف کا عشرہ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہو سکتا ہے اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

س۔ معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عُذروں سے جائز ہے؟

ج۔ پائخانہ پیشاب کیلئے نکلنا۔ غسلِ فرض کیلئے نکلنا۔ جُمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچکر خطبہ سے پہلے چار سُنّتیں پڑھ سکے۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

س۔ پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دُور جانا جائز ہے؟

ج۔ اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دُور ہو جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے دو مکان ہیں۔ ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دُور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے!

س۔ نمازِ جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اُس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ نمازِ

جنازہ کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں!

س۔ اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

ج۔ مسجد میں کھانا پینا۔ سونا۔ کوئی حاجت کی چیز خریدنا۔ بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے!

مکروہات و مُفسداتِ اِعتکاف کا بیان

س۔ اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اُسے عبادت سمجھنا۔ سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

س۔ کن چیزوں سے اعتکاف فاسِد ہو جاتا ہے؟

ج۔ بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا۔ کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھیرنا۔ جیسے پائخانہ کے لئے گیا اور پائخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھیرا رہا بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا۔ اِن سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے!

س۔ اعتکاف فاسد ہو جائے تو اُس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ اعتکافِ واجب کی قضا واجب ہے سُنّت اور نفل کی قضا واجب نہیں!

نذر یعنی منّت ماننے کا بیان

س۔ منّت ماننا کیسا ہے؟

ج۔ جائز ہے۔ اور منّت مان کر اُس کا پورا کرنا واجب ہے!

س۔ کیا ہر منّت کا پورا کرنا واجب ہے؟

ج۔ جو منّت خلافِ شرع بات کی نہ ہو اور اُس کی شرطیں پائی جائیں اُس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منّت کہ خلافِ شرع کام کی ہو اس کا پورا کرنا ناجائز ہے!

س۔ منّت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج۔ منّت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہوگیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا۔ اور جس چیز کی منّت مانی ہو وہ اُس کی قدرت سے باہر نہ ہو ورنہ منّت صحیح نہ ہوگی۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کردوں گا۔ یہ منّت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اُس کی ملکیت نہیں ہے اور اُس کی قدرت سے باہر ہے اِس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھوگے!

س۔ کسی پیر یا ولی کی منّت ماننی کیسی ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کے سوا کِسی اور کی منّت ماننی حرام ہی کیونکہ منّت بھی

ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق نہیں!

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

س۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مال کے اُس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انھیں مالک بنا دیا جائے یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

ج۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم صلعم کی حدیثوں سے اس کی فرضیت ثابت ہے جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے!

س۔ زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج۔ مسلمان ۱۔ آزاد ۲۔ عاقل ۳۔ بالغ ہونا ۴۔ مالکِ نصاب ہونا ۵۔ نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا ۶۔ اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں!

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے۔ لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں!

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

س۔ کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

ج۔ چاندی سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ چاندی سونے سے اُن کے سکّے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

ج۔ چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں روپے۔ زیور۔ برتن۔ گوٹہ۔ ٹھپّہ وغیرہ!

س۔ جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دُکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اُس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس پر زکوٰۃ فرض ہے!

س۔ اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے۔ دونوں

میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اِس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ اِس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں!

س۔ مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے خواہ کسی قِسم کا مال ہو جیسے غلہ کپڑا۔ قند۔ جوتیاں۔ بساط خانہ کا اسباب وغیرہ!

س۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے۔ جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اِس مقدار کو نصاب کہتے ہیں!

س۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ چاندی کا نصاب ۵۲½ تولے ۲ ماشے بھر وزن کی چاندی ہے (تولہ سے انگریزی روپے کا وزن مراد ہے)

س۔ چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

ج۔ زکوٰۃ میں چالیسواں حصّہ (۱/۴۰) دینا فرض ہوتا ہے۔ پس چوّن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ ایک تولہ چار ماشہ دو رتّی چاندی ہوئی!

س۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے' اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتّی سونا ہوئی!

س۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج۔ تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کرکے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

س۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج۔ جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مستحق کو خاص خدا کے واسطے دیدو اور اُسے مالک بنادو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ[۱] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر اُن کو تقسیم کردو تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

ج۔ جب بقدرِ نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہوجائے تو

---

[۱] مگر عاملِ زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے اُسکی تنخواہ مالِ زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے ۱۲ منہ

فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے۔ دیر لگانا اچھا نہیں!

س۔ سال گذرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے تو جائز ہے!

س۔ زکوٰۃ دیتے وقت نیّت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیالِ زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگالیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتادینا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ ضروری نہیں بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچّوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی!

س۔ اگر سال گذرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اُس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمّے سے ساقط ہوگئی!

س۔ سال گذرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی زکوٰۃ بھی معاف ہوگئی!

س۔ اگر سال گذرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہوگیا یا خیرات کردیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی۔ باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے!

س۔ اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

ج۔ وزن کا اعتبار ہے۔ مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں سال گذرنے کے بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہیئے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنّی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی!

س۔ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلّہ خرید کر دینا بھی درست ہے!

زکوٰۃ کے مَصارف کا بیان

س۔ مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں! مصارف مَصرَف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے!

س۔ مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

ج۔ اِس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں (۳) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمّے لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدرِ نصاب کوئی مال نہ ہو۔ (۴) مُسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست ہوگیا ہو اُسے بقدرِ حاجت زکوٰۃ دیدینا جائز ہے۔

س۔ مدارسِ اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مُہتموں کو اِس کیلئے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں دینے میں کچھ مضایقہ نہیں!

س۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے؟

ج۔ اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۱) مالدار یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو۔ جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدرِ نصاب ہے اُس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں۔ اگرچہ خود اُس پر بھی اُن برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں (۲) سیّد اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب اور حضرت جعفرؓ اور حضرت عقیلؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہے۔
(۳) اپنے باپ۔ ماں۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی چاہے اور اوپر کے ہوں۔
(۴) بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ نواسہ۔ نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں (۵) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی (۶) کافر

(۷) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ اِن تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں!

س۔ کِن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے ؟

ج۔ جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے۔ اُن میں مالِ زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں جیسے میّت کے گوروکفن میں لگا دینا یا میّت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں!

س۔ کسی شخص کے پاس لاکھ دو لاکھ روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے۔ کیونکہ یہ مکان اس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے۔ البتہ جب کسی کے پاس اُس کی حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں!

س۔ اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّد تھا یا مالدار تھا۔ یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج۔ ادا ہو گئی۔ پھر سے دینا واجب نہیں!

س۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے ؟

ج۔ اول اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی۔ بہن۔ بھتیجے۔ بھتیجیاں۔ بھانجے بھانجیاں۔ چچا۔ پھوپی۔ خالہ۔ ماموں۔ ساس۔ سسر۔ داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں اُنھیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے ان کے بعد

اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اُسے دینا افضل ہے پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علمِ دین کے طالبِ علم!

صدقۂ فطر کا بیان

س۔ صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ فطر کے معنے روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں اُسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عیدُ الفطر کہتے ہیں!

س۔ صدقۂ فطر کِس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

ج۔ ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصابِ زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

ج۔ نصابِ زکوٰۃ اور نصابِ صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے مثلاً چون تولہ دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت۔ لیکن نصابِ زکوٰۃ اور نصابِ صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے اِن تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اُس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب

میں لے لیا جاتا ہے۔ ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے!

پس اگر کسی شخص کے پاس اُس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرّہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اُس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اُس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو اور اُن چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اُسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے!

س۔ صدقۂ فطر کِس کِس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

ج۔ ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے!

س۔ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اُس پر صدقۂ فطر واجب نہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ غلط ہے بلکہ ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں!

س۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے پس

جو شخص صبحِ صادق سے پہلے مر گیا۔ اُس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا۔ اور جو بچہ صبحِ صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا!

س۔ اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے!

س۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

ج۔ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اُس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مُدت گذر جائے!

س۔ صدقۂ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

ج۔ صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلّہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اُس کا آٹا یا ستّو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہئیے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن ہے)

اور جَو یا اُس کا آٹا یا ستّو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہئیے اور اگر جَو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلّہ مثلاً چاول باجرہ جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہو اتنا دینا چاہئیے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت دینی چاہئیے۔

س۔ ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

ج۔ کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے!

س۔ صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا چاہیئے؟

ج۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انھیں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انھیں صدقۂ فطر دینا بھی ناجائز ہے!

س۔ جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقۂ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو!

تعلیم الاسلام کا چوتھا حصہ ختم ہوا

ہر قسم کی اردو، عربی، فارسی کتابیں اور قرآن مجید
ملنے کا پتہ
کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶
KUTUB KHANA AZIZIA
4174, Urdu Bazar, Jama Masjid, Delhi-110006
Tel: 23266422 Fax: 91-11-23266067

نقشہ تعداد رکعات، فرض، واجب، سنت، نفل

نماز کا نام	سنّت	فرض	سنّت	نفل	سنّت	وتر	نفل
فجر	②	2	—	—	—	—	—
ظہر	④	4	②	2	—	—	—
عصر	4	4	—	—	—	—	—
مغرب	—	3	②	2	—	—	—
عشاء	4	4	②	2	—	③	2
جمعہ	④	2	④	—	②	—	2

ضروری ہدایات: جن سنّتوں پر ● دائرہ کا نشان لگایا گیا ہے۔
وہ سنن مؤکدہ ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے

تعلیمُ الاسلامُ
عکسی

مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور روز مرّہ پیش آنے والے ضروری مسائل سے واقف ہونے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور اسلامی مدرسوں کے نصاب میں داخل کیجئے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مالکان کتب خانہ عزیزیہ دہلی کے پاس محفوظ ہیں۔ کتاب خریدتے وقت دھوکہ نہ کھائیے اور اچھے کاغذ پر طبع شدہ کتب خانہ عزیزیہ دہلی کا ہی تعلیم الاسلام خریدیئے۔ تاجران کتب اور بڑی تعداد میں تقسیم کرنے والوں کے لئے خاص رعایت۔ اس کے علاوہ، عربی، انگریزی، اُردو اور ہندی کی دینی کتابیں اور قرآن مجید مترجم وغیرہ ہم سے طلب فرمائیں۔

قیمت تعلیم الاسلام مکمّل مجلّد

اُردو	ہندی	پنجابی	انگریزی	گجراتی	آسامی	فارسی	فرانسیسی
54/-	72/-	90/-	100/-	65/-	60/-	80/-	90/-

کتبُ خانہ عزیزیہ جامع مسجدُ دہلیؒ
KUTUB KHANA AZIZIA
JAMA MASJID DELHI-6
Tel:- 23266422 Fax, 91-11-23266067